بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ
بنیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

ید اللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی
لاجماعۃ الابامارۃ۔ دارمی

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

جماعت اہلحدیث کی ترجمان خصوصی

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ
حافظ عارف سلمان روپڑی

جلد 56 | جمعۃ المبارک | 19 جمادی الثانی 1433ھ 11 تا 17 مئی 2012ء | شمارہ 19

فون 7656730
فیکس 7659847

بندہ کی عیادت اللہ کی عیادت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: یاابن ادم مرضت فلم تعدنی. قال یارب کیف اعودک؟ وانت رب العالمین. قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده. اما علمت انک لوعدته لوجوتنی عنده. اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا سو تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ عرض کرے گا اے میرے رب تو رب العالمین ہے میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے علم تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کاش تجھے علم ہوتا تو اس بندہ کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ (مسلم شریف)

بیمار کے پاس باتیں کرنے کا معیار

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: قال رسول اللہ ﷺ اذا حضرتم المریض اوالمیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یومنون علی ماتقولون. اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ مریض یا میت کے پاس (بات کرنا ہے تو) خیر کی بات کرو اس لیے کہ جو کلمات تم زبان سے نکالتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ یعنی تمہاری باتیں مرنے والے کے لیے ایک گواہی ہیں آپ اس کے بارے میں اچھا کہو گے تو فرشتے اچھا ہی لکھیں گے، اگر آپ نے اچھا نہ کہا تو وہ ویسا ہی لکھیں گے جیسا آپ نے کہا۔ (مسلم)

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

علماء اور اصحاب فضل کی تعظیم سنت کی روشنی میں

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "اِنَّ مِنْ اَجْلَالِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِکْرَامَ ذِیْ الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَالْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامِ ذِیْ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ" [سنن ابی داود کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلھم حدیث: ۴۸۴۳]

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "سفید ریش (بزرگ) مسلمان کی، اور حامل قرآن (حافظ، قاری اور عالم) کی جو قرآن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو نہ اس سے اعراض و بے وفائی کرنے والا، اور منصف بادشاہ کی عزت کرنا اللہ کی عزت کرنے کے ہم معنی ہے۔"

رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں تین قسم کے لوگوں کی عزت وتوقیر اور تعظیم کو اللہ تعالیٰ کی عزت کے ہم معنی قرار دیا ہے۔

(۱) سفید ریش مسلمان: اس سے مراد وہ شخص ہے جو پاکبازی کی زندگی گزارتے ہوئے بوڑھا ہوگیا ہو۔

(۲) حامل قرآن: اس میں قرآن کا حافظ، قاری اور عالم سب آجاتے ہیں بشرطیکہ وہ قرآن مجید میں غلو کرنے والا نہ ہو، یعنی اس پر عمل کرنے میں تشدد کرنے والا اور اس کے متشبہات سے اپنی فکری واعتقادی کجیوں کے تاویلات کے ذریعے پردہ ڈالنے والا نہ ہو۔ اسی طرح قرآن پر عمل اور اس کی تلاوت سے اعراض وگریز کرنے والا نہ ہو۔

(۳) اور عدل وانصاف کرنے والا حکمران وبادشاہ: ان تینوں کی عزت کا حکم اللہ کی طرف سے ہے اس لیے ان کی عزت ایسے ہی ہے جیسے اللہ کی عزت کرنی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ہر موقع پر عمر میں بڑے لوگوں اور قرآن مجید کے علماء کو مقدم کیا بلکہ اس کی تعلیم بھی دی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کا تعلق ہم (مسلمانوں) سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف وفضل کو نہیں پہچانتا۔" (سنن ابی داود کتاب الادب باب فی الرحمۃ حدیث: ۴۹۴۳)

اس حدیث مبارک میں رسول کریم ﷺ نے جہاں چھوٹوں پر شفقت کرنے کا حکم دیا ہے، وہاں پر صاحب فضل بزرگوں کی عزت واحترام کرنے کا بھی درس دیا ہے اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ غزوۂ احد کے شہداء میں سے دو، دو آدمیوں کو ایک، ایک قبر میں اکٹھا دفن فرماتے اس وقت پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ جب ان میں سے کسی ایک طرف اشارہ کرکے آپ کو بتلایا جاتا تو آپ قبر میں پہلے اس کو اتارتے۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب دفن الرجلین والثلاثۃ فی قبر و المغازی حدیث ۳۱۴۵)

اس حدیث میں بھی حافظ قرآن کی ترجیح اور فضیلت کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اسی طرح اہل علم، اہل زہد وتقویٰ اور دیگر اہل شرف وفضل کو مقدم رکھا جائے گا۔ اسی طرح آپ نماز میں اپنے پیچھے اور قریب سمجھدار اور عقل مند آدمی درجہ بدرجہ، کھڑے ہونے کا حکم فرماتے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے میرے قریب (نماز میں) وہ لوگ کھڑے ہوں جو متحمل مزاج اور عقل مند ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔" تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتھا حدیث: ۴۳۲)

رسول کریم ﷺ نے نماز کے دوران بھی اپنے قریب کھڑے ہونے کے لیے ایسے لوگوں کو حکم دیا جو سمجھدار اور عقل مند ہوں اور وہ صاحب علم ہی ہو سکتے ہیں تاکہ اگر کسی کو قائم مقام بنانا ہو، یا امام سے سہو ہوجائے تو وہ متنبہ کردیں اور بوقت ضرورت آگے ہوکر نماز بھی پڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان آداب کو ملحوظ رکھنے کی توفیق دے۔

آمین یا رب العالمین

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

فون: 7656730 / 7670968 فیکس : 7659847

جلد 56 ☆ شمارہ 19
19 جمادی الثانی ☆ 1433ھ
11 مئی ☆ 2012ء
C.P.L - 104

ادار یہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

ہمفرے کے اعترافات یا اسلام دشمنی کا تسلسل

یہودی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مدینہ منورہ سے ہی مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اسلام دشمنی کے مشن پر کام کرتے رہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری نبی ہیں اور بذریعہ وحی اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ہر نفاق کا پردہ فاش کرتا رہے گا اس کے باوجود وہ اپنے ناپاک عزائم سے باز نہیں آئے۔ جب انگلستان کی حکومت کی وسعت اس قدر تھی کہا جاتا تھا کہ سلطنت برطانیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا، اس وقت عالم اسلام بالخصوص برصغیر ہندوستان کے مسلمان انہیں اپنے اقتدار کے لیے خطرہ محسوس ہوتے تھے، مسلمانوں میں بھی عامل بالقرآن والسنۃ لوگ وہ تھے جنہوں نے برصغیر میں انگریزی حکومت کے خلاف علم جہاد بلند کیا جماعت اہلحدیث نے ان کے ناجائز قبضے کو تسلیم نہیں کیا اور سیدین شہیدین کی جماعت مسلسل ان سے برسر پیکار رہی، جس کے نتیجے میں اہلحدیث اکابرین نے جان ومال کے نذرانے پیش کیے۔ شورش کاشمیری کے اخبار چٹان کے صفحات گواہ ہیں کہ ہندوستان میں چھ لاکھ سے زائد علمائے اہلحدیث کو تختہ دار پر لٹکایا گیا، کالا پانی میں جلاوطنی کی سزا اور مختلف جیلوں میں قید افراد کی تعداد کا تعین مشکل ہے۔ انگریز نے اہلحدیث کے لفظ وہابی کی اصطلاح استعمال کی اور اسی باغی کے معنی میں استعمال کیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ اہلحدیث کے ایک بھی فرد نے انگریز کے سامنے سرنگوں نہیں کیا، اہلحدیث کی طاقت کو توڑنے کے لیے برصغیر میں مذہب کے نام پر بہت سی جماعتیں اور تنظیمیں بنائی گئیں، جن کا مقصد مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو ختم کرنا تھا۔ بریلی سے امیر المجاہدین سید احمد شہیدؒ بریلوی نے علم جہاد بلند کیا تھا۔ چنانچہ بریلی سے ہی ایک عالم کا انتخاب کیا گیا جس نے نہ صرف جہاد کے خلاف کام کیا بلکہ تحریک مجاہدین کے خلاف فتوے بازی، اہلحدیث کی تکفیر، قبر پرستی جیسے مشرکانہ عقائد رائج کیے۔ انگریز نے نہ صرف انکی مالی طور پر امداد کی بلکہ وہ مرفوع القلم جس کی صورت، سیرت، ذہنی وعلمی استعداد کا نقشہ ''البریلویہ'' میں مکمل طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کی معاونت کے لیے قلم کاروں کی وہ ٹیم تیار کی کہ اسے مفسر، مفتی، نعتیہ شاعر اور مصنف کتب کثیرہ بنا دیا۔

دین اسلام کی تبلیغ کے نام پر ایسی جماعت تیار کرائی جس نے دین کو چھ نمبروں میں محدود کر دیا اور جہاد کا لفظ بھی ان چھ نمبروں کے قریب نہیں پھٹکنے دیا۔ ایسے ایسے نظریات ان میں سمو دیئے کہ ایک موحد عالم سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ کے مقدس مشن کے نام پر یہ کام بھی تعلیمات اسلام کا حصہ بن چکے ہیں۔ بانی جماعت کی روضہ رسول پر حاضری پڑھ کر ہی ایک راسخ العقیدہ مسلمان

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر : حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر انتظامی : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0300-4184081

فہرست

اداریہ	3
الاستنجاء	5
تفسیر سورۃ النساء	6
حافظ محمد دین تلمیذ مفتی محمد صدیق	11
فاتح قادسیہ سعد بن ابی وقاصؓ	14
اسلامی آئین یا پاکستانی آئین	16
قائدین جماعت......	19

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' رحمٰن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

شرمساری کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے کہ ان کی حاضری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مبارک سے ہاتھ باہر نکال کر مصافحہ کیا وہ لخت جگر جس کی دنیا اندھیر ہو چکی تھی جس کے آنسو خشک ہونے کا نام نہیں لیتے تھے جس نے دفورِ غم میں فرمایا تھا

صبت علی مصائب لو انہا   صبت علی الایام لصیرن اللیالی

مجھ پر مصیبتوں کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اگر میری مصیبتیں روشن دنوں پر ڈال دی جائیں تو وہ سیاہ رات میں تبدیل ہو جائیں، وہ دستِ شفقت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سر مبارک پر تو نہ سایہ فگن ہوا۔ ان حضرت صاحب کے مصافحہ کے لیے قبر شریف سے ہاتھ مبارک باہر نکلا اور پھر یہ کہ لوگو! اگر تم ہماری تبلیغی جماعت کے ساتھ ہو تو تمہیں ایک نماز کا ثواب اونچاس کروڑ گنا ملے گا۔ پھر انگریز نے قادیانی نبی پیدا کیا جس کی جھوٹی نبوت کی تعلیمات کا مرکز انگریزی حکومت سے وفاداری اور انگریز کے خلاف جہاد کی ممانعت تھا، میں اس موضوع کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ آج کل روزنامہ جنگ ملتان میں کالم نگار ڈاکٹر صفدر محمود صاحب کا کالم ہمفرے کے اعترافات قسط وار شائع ہو رہا ہے اس بارے میں اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب کے روحانی مرشد فوت ہو گئے تھے، انہوں نے اپنے مرشد کی کشف و کرامات کا تذکرہ بھی کیا بالخصوص اپنے مرشد کی سیرت پر لکھتے ہوئے کہ حضرت لباس سے کلی طور پر بے نیاز تھے۔ حضرت علی ہجویری نے انہیں کپڑے پہننے سے منع فرمایا تھا یہ ممانعت قبر کے اندر سے تھی اور پھر حضرت علی ہجویری نے انہیں کپڑے پہننے کی اجازت عطا فرما دی۔ ہم تو آج تک یہ سنتے آئے تھے کہ ان کے مقام بلند کی نشانی یہ ہے کہ لباس سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اچھا ہوا ڈاکٹر صاحب کے مرشد کی ترقی بے لباسی سے لباس کی طرف تھی میں اس موضوع پر نہیں لکھنا چاہتا ڈاکٹر صاحب ایک سابق بیورو کریٹ ہیں ان کی دوران ملازمت تجربے پر تحریریں بڑی جاندار ہوتی ہیں لیکن اس مقام پر پہنچ کر بھی جب ننگے بالوں کو مرشد گرامی مانیں تو تعجب ضرور ہوتا ہے۔ بہر حال ایک بہروپئے ہمفرے کی تحریر پر مبنی ان کے کالم پڑھ کر ان کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کو جی چاہتا ہے۔ بلاشبہ قرآن، حدیث، فقہ کا علم حاصل کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے خفیہ مشن پر کام کرتے رہتے ہیں اور کام کر رہے ہیں، مسلمانوں کے درمیان فقہی اختلاف کو ہوا دینا بھی یقیناً ان کے فرائض میں شامل ہوگا، ایسے ہی بہروپیوں میں ایک عیسائی ہمفرے ہے اس نے اپنے مشن کی تکمیل کے بعد ایک کتاب "ہمفرے کے اعترافات" انگریزی زبان میں تحریر کی لیکن جسے اسلام اور اسلامی تاریخ سے معمولی سا بھی شغف ہے وہ اس کی تحریر پڑھ کر اندازہ لگا لیتا ہے کہ اس کی تحریر اس کے نامکمل مشن کی تکمیل ہے۔ مسلمانوں میں فرقہ واریت، گروہ بندی آج سے نہیں بلکہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت اسی فرقہ واریت کے نتیجے میں واقع ہوئی۔ اس وقت سے شیعہ خارجی مصروف عمل نظر آتے ہیں اور پھر اس کے جواب میں عثمانی اور عامۃ المسلمین اہل سنت والجماعت کے لقب سے ملقب کیا گیا اور پھر معتزلہ، قدریہ، جہمیہ، اسماعیلیہ، قرامطہ، ہر دور میں نئے فرقے وجود میں آتے چلے گئے۔ چوتھی صدی ہجری کے بعد حنفیہ، شافعیہ، حنابلہ، مالکیہ وجود میں آئے۔ ہمفرے جیسے آدمی کا یہ دعویٰ مسلمانوں میں فرقہ واریت اس کی کاوش کا نتیجہ ہے، ایک لغویات ہے البتہ جس بڑھئی کا ذکر اس نے کیا ہے کہ کس طرح اس کی جنسی خواہش کی ہمفرے صاحب تسکین کرتے رہے اگر اپنا تجربہ یہیں تک محدود رکھتے تو بہتر تھا لیکن انہوں نے ایک کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عمل کرنے والے عالم کو جس طرح متعہ اور شراب اور پھر اس کے ذریعے سے فرقہ واریت کا تذکرہ کیا ہے اسے کوئی صاحب عقل تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ اگر اس نے اعتراف ہی کرنا تھا تو پھر انگریزی حکومت کی کارگزاریوں کی تفصیل لکھتا کہ کس کس عالم کو قرآن و حدیث سے موڑ کر ہوائے نفسانی اور تفرقہ بازی کے مشن پر مصروف کیا ہے۔ برصغیر بلکہ پورے عالم اسلام میں جتنی بھی گروہ بندیاں بن جائیں جتنے بھی فرقے بن جائیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک جماعت ایسی ہوگی جو خالص قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والی ہوگی۔ یہ ناجی جماعت ہے یہی حق والی جماعت ہے، یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں یہی جماعت کھٹکتی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ و عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ قرآن و حدیث میں سے کسی کو چھوڑتے نہیں اور تیسری چیز کی ملاوٹ ان میں کرتے نہیں۔ ہمفرے نے اپنی تحریر میں اسی جماعت کو نشانہ بنایا کیونکہ اہلحدیث وہ جماعت ہے جسے آج تک کوئی حکمران نہ خرید سکا ہے اور نہ جبر سے جھکا سکا ہے اور جھکا بھی نہیں سکے گا ان شاء اللہ۔ ہمفرے اسی جماعت کے بارے میں اپنے اندر کا بغض اور خبث باطن ظاہر کرتا ہے اور انفرادی طور پر اس کو نشانہ بناتا ہے۔ ڈاکٹر صفدر محمود صاحب اس شخص کے بارے میں جسے ہمفرے نے اپنا شکار بنایا اس کا نام لکھنے سے معذرت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ میرا ابھی مرنے کو جی نہیں چاہتا، میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہمفرے جیسے شیطانی صفت انسان کی کتاب کا مطالعہ ضرور کریں لیکن اس کی تحریر کو علم کے نور سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس کتاب میں اپنی جاسوسی کی داستانیں اور کس طرح علم حاصل کرنے کے لیے بڑے بڑے شیوخ کے پاس حاضری دی اور تحصیل علم کیا لیکن اس کی تحریروں کے نشتر پر بھی نظر رکھیں کہ یہ اعترافات کی آڑ میں سلف صالحین کی روایات کی حامل اور دین اسلام کی اصل قرآن و سنت کے حاملین کے خلاف کس طرح الزامات عائد کرتا ہے۔ (بقیہ ص:19)

الاستفتاء

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

مزدور کی مزدوری کاٹ کر عشر دیا جائے گا یا نہیں، چاہی اور بارانی غلہ ملا کر عشر ادا کرنا، مزارع جو بٹائی پر زراعت کرتا ہے اس پر بھی عشر ہے ؟

سوال نمبر1: اگر زمیندار کاشتکاری کے لئے کچھ مزدوروں کو زمین پر لگا دے تو کیا ان کی مزدوری عشر سے وضع کر سکتا ہے اسی طرح باقی اخراجات وضع ہو سکتے ہیں؟ سوال نمبر2: اگر غلہ پچاس من ہو، جس میں بارانی بتیس من گندم اور چاہی اٹھارہ من ہو تو اس پر عشر کس طرح ہوگا اور کتنا ہوگا نیز اس کے پاس پچیس من چنے بھی ہیں؟ سوال نمبر3: عشر مالک زمین پر ہے یا جو بھی حصہ وغیرہ پر زراعت کرتا ہے وہ بھی عشر ادا کرنے کا مستحق ہے ؟

سوال نمبر4: زید نے کچھ زمین ٹھیکہ پر لی ہے کیا عشر ٹھیکہ ادا کر کے دیا جائے یا قبل۔ نہر کا معاملہ یا مال کا معاملہ عشر کے ادا کرنے سے پہلے پیداوار سے وضع ہو سکتا ہے یا نہیں؟ نوٹ: آجکل کیونکہ گندم کی کٹائی کا موسم ہے متعدد احباب جماعت نے عشر زکوۃ کے حوالے سے سوالات ارسال کیے اس لئے ہم حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ) چند سائل تنظیم اہلحدیث لاہور

الجواب بعون الوہاب:

جواب نمبر1: مزدور دو طرح کے ہیں ایک وہ جو کھیتی کے لئے لازمی ہیں جیسے لوہار، ترکھان۔ ان کے بغیر تو کھیتی کا کام ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اکثر آلات کشاورزی وغیرہ بنانے اور ان کے درست کرنے کی ضرورت رہتی ہے ان کی اجرت کو ایسا ہی سمجھنا چاہئے جیسے ہل یا جوا وغیرہ۔ اجرت دے کر بنائے یا جیسے بیل وغیرہ خریدے۔ یہ اشیاء چونکہ کھیتی میں داخل ہیں عشر دینے کے وقت اجرت نہ کاٹی جائے ان کے علاوہ دوسرے مزدوروں کی اجرت کاٹی جا سکتی ہے دیگر اخراجات بھی جو کمین کو لازم ہیں نہ کاٹے جائیں باقی کاٹ سکتے ہیں۔

جواب نمبر2: ایک موسمی غلہ ملا لیا جائے خواہ چنے ہوں یا گندم یا جو چاہی ہوں یا بارانی۔ ہاں عشر نکالنے میں چاہی بارانی کا فرق ہے۔ بارانی کا دسواں اور چاہی کا بیسواں۔ اسی طرح بھیڑیں، بکریاں بھی نصاب میں ملائی جائیں گی کیونکہ نصاب کے لحاظ سے سب ایک جنس ہیں نیز حدیث میں غنم کا لفظ آیا ہے جو بھیڑ بکری، دنبہ سب کو شامل ہے اس طرح غلہ کی نسبت حدیث میں تصریح آئی ہے۔ ما سقت السماء ففیہ العشر الحدیث.

یعنی جو جنس کھیتی بارش یا چشموں وغیرہ سے پرورش پائے یا زمین سے اپنی جڑوں کے ساتھ پانی کھینچ لے اس میں عشر ہے اور چاہی وغیرہ میں نصف عشر ہے اس میں گندم، جو، چنے وغیرہ کو الگ الگ ذکر نہیں کیا بلکہ ما کے لفظ میں سب کو جمع کر دیا ہے اس طرح جس حدیث میں نصاب پانچ وسق (بیس من پختہ) آیا ہے اس میں بھی الگ نہیں کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نصاب کے لحاظ سے یہ سب جنسیں ایک ہیں سب کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے گا تو عشر دینا پڑے گا۔

جواب نمبر3: عشر کے لئے مالک زمین کی شرط نہیں بلکہ ہر زراعت کرنے والے پر عشر ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ومما اخرجنا لکم من الارض "یعنی جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے اس سے خرچ کرو"

حدیث شریف میں ہے: فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر.

"یعنی جس کھیتی کو آسمان یا چشمے پانی پلائیں یا خود زمین کی رگوں سے پانی پئے اس میں عشر ہے اور جس کو اونٹوں وغیرہ سے پانی پلایا جائے اس میں نصف عشر ہے"

اس آیت اور حدیث میں زمین کی آمد پر عشر یا نصف عشر بتلایا ہے اور اسی سے خرچ کا حکم دیا ہے ملک یا غیر ملک کی کوئی شرط نہیں اور نصاب کے اندازہ میں مالک زمین اور مزارع دونوں کے حصے شامل ہوں گے اگر مجموعہ نصاب کو پہنچ جائے تو دونوں پر عشر ہوگا خواہ اکیلے اکیلے کا حصہ نصاب سے کم ہو۔ چنانچہ حدیث میں بکریوں وغیرہ کی بابت تصریح آئی ہے۔

جواب نمبر4: ٹھیکہ عشر ادا کرنے سے پہلے وضع کیا جائے اس کے بعد عشر نکالا جائے اس طرح مال کا معاملہ نکال کر باقی غلہ سے عشر ادا کرے۔ نہر کا معاملہ الگ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ نہری زمین کو کنوئیں کے حکم میں سمجھنا چاہیے یعنی عشر کی بجائے نصف عشر یعنی دسواں حصہ دے۔

☆..........☆..........☆

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر 24) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا o

"اے ایمان والو! حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ کہہ رہے ہو اور جنابت کی حالت میں سوائے اس کے گزرنے والے ہو (مسجد کے) راستہ سے جب تک کہ تم غسل نہ کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت سے آئے یا صحبت کی ہو تم نے عورتوں سے اور تمہیں پانی نہ مل پائے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو پھر مسح کرلو اپنے چہروں اور ہاتھوں پر بیشک اللہ تعالیٰ خوب معاف کرنے والا بہت بخشش دینے والا ہے۔" (۳۲)

مشکل الفاظ کے معانی:

سُکٰرٰی:	حالت نشہ	جُنُبًا:	حالت جنابت
عَابِرِیْ:	گزرنے والا	اَلْغَآئِطِ:	قضائے حاجت
لٰمَسْتُمْ:	تم نے صحبت کی ہو	صَعِیْدًا:	مٹی
عَفُوًّا:	معاف کرنے والا		

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے شرک سے منع فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور آپ کی نافرمانی سے روکا تھا، اس آیت کریمہ میں حالت نشہ اور حالت جنابت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تمام قسم کی نجاست سے پاک ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

شان نزول:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے ہمارے لیے کھانے کا اہتمام کیا پھر ہمیں شراب پلائی شراب نے ہمیں بے ہوش کردیا اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور انہوں نے مجھے نماز پڑھانے کے لیے آگے کھڑا کردیا میں نے نماز میں پڑھا قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ o لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o کہہ دیجیے اے کافرو جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کروں گا اور ہم اس کی عبادت کرتے کہ جس کی عبادت تم کرتے ہو (معنی کچھ کا کچھ ہوگیا) تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کہ تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ (ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة النساء جزء 8 ص 457 رقم الحدیث 3030)

اہل تشیع کے ایک بہت بڑے عالم ومفسر المیرزا محمد المشھدی اپنی مایہ ناز تفسیر میں رقمطراز ہیں: رُوِیَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ صَنَعَ مَأْدُبَۃً وَدَعٰی نَفَرًا مِّنَ الصَّحَابَۃِ حِیْنَ کَانَتِ الْخَمْرُ مُبَاحَۃً فَاَکَلُوْا وَشَرِبُوْا حَتّٰی ثَمِلُوْا وَجَآءَ وَقْتُ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ فَتَقَدَّمَ اَحَدُھُمْ لِیُصَلِّیَ بِھِمْ فَقَرَأَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَنَزَلَتْ "حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے دعوت کا اہتمام کیا اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو کھانے کی دعوت دی اور ابھی اس وقت شراب حلال تھی صحابہ کرامؓ نے کھانا کھایا اور شراب پی یہاں تک کہ ان پر نشہ طاری ہوگیا اور اتنے میں مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا ان میں سے ایک نماز پڑھانے کے لیے آگے ہوگیا اور اس نے پڑھا (اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ) کہ میں بھی اس کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔" (تفسیر کنز الدقائق

ج 3 ص 417 طبع دار الغدیر قم) اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ مسلک کے محدث سید ھاشم الحرانی لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: ھٰذَا قَبْلَ اَنْ یُّحَرَّمَ الْخَمْرُ "یہ حرمت شراب سے پہلے کا واقعہ ہے۔" (البرہان فی تفسیر القرآن ج 2 ص 228 طبع دار المجتبیٰ ایران قم)

التوضیح:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی.

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عقیدہ توحید بیان کرتے ہوئے اپنی گفتگو کا انداز فیصلہ کن رکھا ہے، نزول قرآن کی ابتداء سے ہی توحید باری تعالیٰ کو واضح کرتے ہوئے شرک کی اعلانیہ مخالفت بیان ہوئی اور ہر اس تصور کی تردید کی گئی کہ جو توحید الٰہی کے منافی تھا لیکن جب کوئی ایسا مسئلہ سامنے آیا کہ جس کی نوعیت اجتماعی صورت حال سے متعلقہ تھی یا وہ چیز معاشرے کا رواج بن چکی تھی تو اس طرح کے مسائل کو ترک کروانے کے لیے انداز بیان اور اسلوب ایسا رکھا گیا کہ بتدریج ایسی فضا قائم ہو سکے کہ لوگ باسانی اس برے عمل کو چھوڑ سکیں اور سہولت سے وہ حکم نافذ ہو سکے جیسا کہ شراب نوشی کرنا لوگوں کی عادت بن چکی تھی، اس لیے اس سے منع کرنے کے لیے آہستہ آہستہ علاج کرنے کی ضرورت تھی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 219 میں شراب کے فوائد اور نقصانات کا تقابل کیا کہ لذت تو اس کی عارضی ہے جبکہ انسانی صحت، مال، تمدن، معاشرہ اور اخلاقیات کے لیے شراب نوشی سخت مضر ہے کہ جو انسان کو ذکر الٰہی سے بھی غافل کرنے کا سبب ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ "شراب سے بچو کیونکہ ہر شر کی چابی یہی ہے۔"

(صحیح الترغیب والترھیب کتاب الحدود باب الترھیب من شرب الخمر ج 2 ص 601 رقم الحدیث 2368)

اس لیے پہلے تدریجی حکم میں شراب کے نقصانات سن کر بہت سے لوگوں نے اس سے اجتناب کرنا شروع کر دیا لیکن بعض لوگ بدستور شراب نوشی کرتے رہے، پھر حرمت شراب کے تدریجی احکام کی دوسری کڑی آیت ہذا ہے کہ جس میں حالت نشہ میں نماز حرام کر دی گئی ہے جیسا کہ شان نزول میں بیان ہو چکا ہے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی "اے ایمان والو! حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔" اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کر دی، یہاں تک کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 90-91 نازل ہوئیں کہ جس سے شراب قطعی طور پر حرام کر دی گئی۔

نوٹ: تفصیل کے لیے تفسیر سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 90-91 ملاحظہ فرمائیں

سُکٰرٰی:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ "خمر" کی بجائے "سُکٰرٰی" یعنی لفظ نشہ استعمال کیا ہے جس سے واضح ہوا کہ شراب کی طرح ہر نشہ آور چیز حرام ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ "ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" (مسلم کتاب الاشربۃ باب بیان ان کل مسکر خمر ج 7 جزء 13 ص 144 رقم الحدیث 2003)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے منبر رسول ﷺ پر دوران خطبہ ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو اس وقت یہ پانچ چیزوں انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے تیار کی جاتی تھی (سن لو) والخمر ماخامر العقل خمر (شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔" (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی ان الخمر ماخامر العقل من الشراب ج 20 ص 112 رقم الحدیث 5588)

نشہ کی اقسام:

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نشہ چار قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) شراب کا نشہ (۲) مال کا نشہ (۳) نیند کا نشہ (۴) حکومت کا نشہ

(تفسیر کنز الدقائق ج 3 ص 418 طبع دار الغدیر قم) امام موسیٰ بن جعفر فرماتے ہیں: اَنَّ الْمُرَادَ بِہٖ سُکْرُ الشَّرَابِ "اس مقام پر نشہ سے مراد شراب کا نشہ ہے۔" (تفسیر کنز الدقائق ج 3 ص 418 طبع دار الغدیر قم)

شراب لعنت کا سبب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شراب پر دس وجوہ سے لعنت ہے: (۱) شراب بذات خود ملعون ہے (۲) اس کا پینے والا (۳) پلانے والا (۴) بیچنے والا (۵) خریدنے والا (۶) نچوڑنے والا (۷) جس کے لیے نچوڑی گئی ہے (۸) اٹھانے والا (۹) جس کی طرف اٹھائی گئی ہے (۱۰) شراب کی قیمت کھانے والا یہ سب ملعون ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل الموسوعۃ الحدیثیۃ ج 8 ص 405 رقم الحدیث 4787)

اخروی شراب سے محروم کون؟:

جنت میں ملنے والی شراب سے عقل پر کچھ اثر نہ ہوگا بلکہ وہ

انتہائی لذیذ ہوگی لیکن دنیا میں شراب پینے والا اخروی شراب سے محروم ہوگا اگر اس نے اس حرام فعل سے توبہ نہ کی ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الاشربة باب قول اللہ (انما الخمر الخ) ج20 ص107 رقم الحدیث 5575)

پھر فرمایا: حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ''جب تک ان الفاظ کو جو منہ سے کہہ رہے ہو سمجھنے نہ لگو'' کیونکہ حالت نشہ میں انسان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور یہی نشہ والے انسان کی سب سے بہتر تعریف ہے، ظاہر ہے کہ حالت نشہ میں قراءت کے خلط ملط ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے خشوع وخضوع اور توجہ ودھیان سے نماز پڑھنے کے لیے یہ شرط عائد کی گئی، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند کے غلبے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقُوْلُ ''جب کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ نماز چھوڑ کر سو جائے اور نماز اس وقت پڑھے جب اسے معلوم ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے ہو سکتا ہے کہ حالت نیند میں نماز ادا کرتے ہوئے وہ مغفرت کی دعا کرنے کے بجائے اپنے آپ کو ہی گالیاں دینے لگے۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الوضوء باب الوضوء من النوم ج3 ص58 رقم الحدیث 212)

نماز کے معانی جاننے کی اہمیت:

حالت نشہ یا نیند کے غلبہ کے وقت نماز پڑھنے سے اس لیے روکا گیا ہے کہ اس حالت وکیفیت میں نمازی کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ میں دعا کر رہا ہوں یا اپنے آپ کو ہی برا بھلا کہہ رہا ہوں۔ اس لیے جب تک مکمل ہوش وحواس قائم نہ ہوں نماز ادا کرنے سے روکا گیا ہے لیکن یہ کس قدر افسوسناک معاملہ ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت ہوش وحواس قائم ہونے کے باوجود بھی اس چیز سے بالکل بے خبر ہے کہ ہم نے اللہ سے نماز میں کیا دعا کی اور اللہ نے اس کا کیا جواب دیا کیونکہ نمازیوں کی اکثریت نماز کے ترجمہ ومعنی ومفہوم سے یکسر غافل اور لاعلم ہے اور اگر اس طرف توجہ دی جائے اور نماز کا ترجمہ سیکھ کر سوچ سمجھ کر نماز پڑھی جائے تو اس کی بہت اہمیت وفضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي صَلَاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ إِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ ''جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح سے وضوء کو مکمل کرے پھر نماز اس طرح پڑھے کہ اسے معلوم ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو جب وہ نماز سے فارغ ہوگا تو گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا کہ جیسے آج ہی اسے اس کی والدہ نے جنم دیا ہو۔'' (المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب التفسیر باب ان للمساجد اوتادا لھم جلساء من الملائکة ج3 ص163 رقم الحدیث 3560)

اور یہ سلسلہ نماز کے ابتداء سے ہی شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے، بیشک جب کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حَمِدَنِي عَبْدِي کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي میرے بندے نے میری ثناء بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَجَّدَنِي عَبْدِي کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی فرمایا کہ میرے بندے نے اپنا معاملہ میرے سپرد کر دیا پھر جب بندہ کہتا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے اور جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o اے ہمارے رب ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا (انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین کا راستہ) نہ کہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا (یہود) اور نہ ہی گمراہوں کا (نصاریٰ) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جس کا وہ سوال کرے۔ (مسلم کتاب الصلوة باب وجوب قراءة الفاتحه فی کل رکعة ج 2 جزء 4 ص 86-85 رقم الحدیث 395)

قابل غور بات یہ ہے کہ جب نمازی کو علم ہوگا کہ میں قیام، رکوع، سجدہ اور تشہد میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سامنے کیا التجا کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کا کیا جواب دے رہے ہیں تو اس کی نماز میں خشوع وخضوع کس قدر پیدا ہوگا۔ نماز میں خشوع وخضوع کے معدوم ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر نمازیوں کو نماز کے مفہوم ومعانی کا بالکل علم بھی نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ہماری نمازوں میں اطمینان، خشوع وخضوع صحیح معنی میں

موجود نہیں۔

پھر فرمایا: وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِی سَبِیْلٍ ''حالت جنابت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کرلو'' یہاں نماز سے مراد نماز کی جگہ یعنی مسجد ہے تو معنی یہ ہوا کہ جنابت کی حالت میں مسجدوں میں نہ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں تَمُرُّ بِہٖ مَرًّا وَلَا تَجْلِسُ کہ گزر تو جاؤ مگر اس حالت میں مسجد میں نہ بیٹھو۔ (تفسیر ابن ابی حاتم الرازی ج3ص 42رقم الحدیث 5400)

اس سے معلوم ہوا کہ جنبی یا حائضہ کے لیے مسجد سے گزرنا جائز ہے ٹھہرنا جائز نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرامؓ کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے ان کے لیے غسل کر کے گزرنا مشکل تھا اس پر یہ حکم اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ (تفسیر طبری ج7ص 57)

جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں بھی اس کی مؤید ایک روایت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَۃٍ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ ''ابوبکرؓ کے دریچے کے سوا مسجد میں کھلنے والے ہر دریچے کو بند کردو۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الصلاۃ باب الخوفۃ ج4ص 119رقم الحدیث 467)

پھر فرمایا: حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا آیت مبارکہ کے اس حصہ میں معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کے لیے نماز سے قبل غسل کرنا فرض ہے کیونکہ جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

<u>غسل کی اقسام:</u> غسل دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) فرض (۲) مستحب

غسل کو فرض کرنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جماع (۲) احتلام (۳) حیض یا نفاس (۴) قبول اسلام کے وقت (۵) موت کے وقت (فقہ السنۃ ج1ص 80 تا 83)

<u>غسل مستحب:</u> چھ چیزوں کی وجہ سے غسل کرنا مستحب ہوتا ہے۔

(۱) جمعہ کے دن (۲) غسل عیدین (۳) میت کو غسل دینے کے بعد (۴) احرام کے وقت (۵) مکہ میں داخل ہوتے ہوئے (۶) عرفات میں وقوف کے وقت غسل کرنا (فقہ السنۃ ج1ص 90-86)

<u>مستحب کی تعریف:</u>

جس فعل کے کرنے پر تعریف کی جائے اور اس کے لیے کرنے پر ثواب ملے اسکے ترک پر کوئی وعید اور سزا نہ ہو مستحب کہلاتا ہے (فقہ السنۃ ج1ص 90)

<u>حالت جنابت میں ممنوع کام:</u>

حالت جنابت میں نماز، طواف، قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا، تلاوت قرآن مجید اور مسجد میں ٹھہرنا ممنوع ہے (فقہ السنۃ ج1ص 84-83)

<u>فرض غسل کے ارکان:</u> فرض غسل کے دو ارکان ہیں۔

(۱) نیت (۲) تمام اعضاء کو دھونا

<u>غسل جنابت کا مسنون طریقہ:</u>

کتب احادیث میں غسل جنابت کا مسنون طریقہ کچھ اس طرح بیان ہوا ہے۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا جائے اس کے بعد شرمگاہ کو اچھی طرح دھو کر نجاست کو دور کرنے کے بعد نماز والا وضوء کیا جائے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے ہوئے انگلیوں کے ساتھ بالوں کا خلال کرتے ہوئے ان کو اچھی طرح ملا جائے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر پورے بدن پر پانی بہایا جائے۔

اہم امور طہارت:

غسل جنابت کرتے وقت رسول اللہ ﷺ دائیں جانب کو ترجیح دیتے ہوئے غسل جنابت کی ابتداء ہی دائیں جانب سے فرماتے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ: اِذَا غَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یَبْدَاءُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ ''رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کرتے وقت سب سے پہلے اپنے ہاتھ اس طرح دھوتے کہ پہلے دایاں ہاتھ دھونے کے بعد پھر اس کے ساتھ بائیں ہاتھ کو دھونے کے لیے پانی ڈالتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز والا وضوء کرتے۔'' (مسلم کتاب الحیض باب صفۃ غسل الجنابۃ ج2جزء3ص 186رقم الحدیث 316)

اسی طرح وضوء کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سر پر پانی ڈالتے تو دائیں جانب سے ہی ابتداء کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اذا اغتسل من الجنابہ دَعَابِشَیْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِکَفِّہٖ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ''رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے ایک برتن میں پانی لے کر اپنے ہاتھ کے ساتھ سر کی دائیں جانب ڈالتے پھر بائیں جانب ڈالتے۔'' (مسلم کتاب الحیض باب صفۃ غسل الجنابۃ ج2جزء3ص 189رقم الحدیث 318)

غسل جنابت کو دائیں جانب سے شروع کرنا مسنون اور افضل عمل ہے جس پر متعدد احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ فِیْ طُھُوْرِہٖ نبی اکرم ﷺ کو طہارت

میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا۔(بخاری بشرح الکرمانی کتاب اللباس باب یبداء بالنعل الیمنی ج 21 ص 74 رقم الحدیث 5854)

نوٹ:

مرد اور عورت کے غسل جنابت میں کوئی فرق نہیں اور عورت کے لیے غسل جنابت کے لیے سر کی مینڈھیوں کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں

پھر فرمایا: اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اگر کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو یا بیت الخلاء سے ہو کر آئے یا کوئی عورتوں سے مجامعت کرے اور ان حالات میں پانی میسر نہ ہو یا میسر ہونے کی صورت میں کسی بیماری یا کسی اور وجہ سے پانی کا استعمال نہیں کر سکتے تو وہ مٹی سے تیمم کے ساتھ طہارت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ مٹی کے ساتھ طہارت حاصل کرتے ہوئے تیمم کرنا غسل جنابت اور وضوء کے قائم مقام ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ "اے فلاں! تو نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ میں حالت جنابت میں ہوں یہاں پانی نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا مٹی استعمال کرلو تمہارے لیے (تیمم) ہی کافی ہے" (صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب التیمم باب 9 ج 3 ص 220 رقم الحدیث 348 مسلم کتاب المساجد باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ ج 3 جزء 5 ص 155 رقم الحدیث 682)

تیمم کا لغوی معنی: تیمم کے معنی ارادہ اور نیت کے ہیں۔

تیمم کا اصطلاحی معنی: حصول طہارت کے لیے مٹی کی طرف قصد کرنا ہے۔

تیمم کا طریقہ:

تیمم طہارت میں وضوء اور غسل کا بدل ہے اور اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ اس سے ثابت ہوا کہ مٹی پر ہاتھ لگا کر سب سے پہلے چہرے پر ملے جائیں پھر ہاتھوں کو ملا جائے، حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی اے امیر المومنین میں جنبی ہوں اور پانی موجود نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نماز نہ پڑھ حضرت عمارؓ نے عرض کی اے امیر المومنین یاد نہیں کہ جب میں اور آپ ایک لشکر میں تھے ہمیں حالت جنابت لاحق ہو گئی ہمارے پاس پانی نہیں تھا آپ نے نماز نہ پڑھی میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا اور نماز پڑھ لی جب یہ معاملہ عدالت نبوی ﷺ میں پیش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ کہ پس تمہیں یہی کافی تھا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کو زمین پر مارا اور اس میں پھونک مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کو مل لیا۔ (صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب التیمم باب المتیمم هل ینفخ فیهما ج 3 ص 207 رقم الحدیث 338 مسند امام احمد)

تیمم کی رخصت اور امت محمدیہ:

تیمم کی رخصت امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے، سابقہ امتیں اس رخصت سے محروم تھیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں (۱) ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۲) میرے لیے ساری زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے (۳) میرے لیے غنیمت حلال کی گئی (۴) مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے (۵) ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا لیکن میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔

(بخاری بشرح الکرمانی کتاب التیمم باب التیمم ج 3 ص 201 رقم الحدیث 335)

پھر فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کو مکمل اور صحیح طریقے سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اگر انسان اپنی طرف سے عبادت کی ادائیگی کا حسب استطاعت حق ادا کرے تو پھر اس میں ہونے والی کمی اور تقصیر کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

1۔ حالت نشہ میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

2۔ جنبی آدمی مسجد میں ٹھہر نہیں سکتا بوقت ضرورت مسجد سے گزر سکتا ہے۔

3۔ جنابت غسل کو واجب کر دیتی ہے۔

4۔ مٹی کو اللہ تعالیٰ نے پانی کے قائم مقام بنایا ہے اگر کسی وجہ سے انسان حدث اصغر (بے وضوء ہونا) یا حدث اکبر (غسل کا واجب ہونا) میں پانی کا استعمال نہ کر سکے تو مٹی سے تیمم کے ذریعہ طہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔

5۔ جن لوگوں نے حالت نشہ میں نماز پڑھی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت کرتے ہوئے درگزر فرمایا۔

حافظ محمد دین تلمیذ مفتی محمد صدیق سرگودھوی رح

عطاء محمد جنجوعہ قسط نمبر: 5

حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے مناظرہ کی روداد:

مفتی محمد صدیق سرگودھوی اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ دونوں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ کے شاگرد تھے، ہم مکتب ہونے کی بناء پر ان میں گہری دوستی تھی، حافظ عبدالقادر نامور مبلغ اور مناظر بن کر نمودار ہوئے۔ شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسریؒ کے بعد جن کو مذاہب باطلہ سے کامیاب مناظرہ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ پروفیسر محمد عبداللہ بہاولپوری کے بقول کہ حافظ جی اپنے دلائل کو بار بار دہراتے ہیں اور اپنے دعویٰ کا ہر ٹرن میں اعادہ کرتے ہیں اور مخالف پروہ گرفت کرتے جو عوام کو گرفت کرتے۔ مدمخالف کی دلیل کا علمی جواب دینے کے بعد اپنے دعویٰ کی صداقت میں عام فہم دلیل پیش کرتے، جس کو حاضرین بخوبی سمجھ سکیں، فضول بحث میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔

حافظ عبدالقادرؒ کے ہم مکتب مولانا محمد صدیق نے نامور مدرس بن کر شہرت پائی۔ جنھوں نے اپنے استاد مکرم محدث روپڑی کی وفات پر ایمان وعقائد، مسائل واحکام کے متعلق مولانا محمد صدیق کے علمی فتاویٰ جات الحدیث جرائد میں شائع ہوتے رہے۔ اس لیے جماعتی احباب میں مفتی جماعت کے نام سے معروف ہوئے، شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء ان کی علمی حیثیت کو تسلیم کرتے تھے اور ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔

وہ جامعہ علمیہ کے طلباء کو پڑھانے سے فارغ ہوتے تو مطالعہ میں مگن ہوجاتے اور تحریری کام میں مصروف ہوجاتے ان کا حافظہ قوی تھا، اس لیے انہیں احادیث کی اسناد اور تاریخی حوالے ازبر تھے۔ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے پاس مناظرہ کے لیے کوئی حاضر ہوتا تو وہ پہلی شرط یہ رکھتے کہ وہاں سے مفتی محمد صدیق کو رضا مند کرلو میں حاضر ہوجاؤں گا۔

چنانچہ برادرم حافظ محمد دین کو اپنے استاد مفتی محمد صدیقؒ کے ہمراہ اکثر مناظروں میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ حافظ جی نے موضع فاروقہ ضلع سرگودھا میں منعقدہ مناظرہ کی روداد سنائی کہ ایوبی مارشل لا کا دور تھا، ہر قسم کے مناظروں اور جلسوں میں سپیکر پر پابندی تھی، ملک عطاء محمد فروکہ خاندانی الحدیث تھا۔ وجھوکہ قوم کے ایک مرزائی نے اس کو مرزائی کرنے کی کوشش کی ملک عطاء محمد نے کہا مجھے سمجھ نہیں آتی۔ ایسا کرتے ہیں کہ آپ مرزائی مولوی کو بلالیں میں الحدیث عالم کو بلالیتا ہوں، مناظرہ کرتے ہیں جو سچا ہوگا دوسرا اس کے مذہب پر آجائے گا، اس طرح دو برادریوں کی آپس میں مناظرہ کی تاریخ اور جگہ طے ہوگئی۔

مسلمانوں کی طرف سے حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور مفتی محمد صدیق معاون جبکہ مرزائیوں کی طرف سے عبدالرحمن اور عزیز الرحمن مناظر تھے، دوران گفتگو باہمی تعارف ہوا۔ ربوہ کالج کا پرنسپل کھڑا ہو کر کہنے لگا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظرہ کا صدر ہوں۔ مولانا محمد صدیق فرمانے لگے کہ صدر صاحب اپنے آپ صدر نہیں بنا جاتا جب تک کوئی نامزد نہ کرے، آپ نے خود ہی اپنے صدر ہونے کا اعلان کردیا۔

مفکر اسلام حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری نے کہا مولانا جی یہ تو نبوت کے خود دعویٰ دار ہوگئے، صدارت تو معمولی چیز ہے، الحدیثوں کی طرف سے حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری صدر مقرر ہوئے۔ مرزائی صاحبان سٹیج کے ایک میز پر کتابیں رکھ کر بیٹھ گئے، سامنے انکے عوام دوسری طرف الحدیث علماء اور عوام بھی تھے۔

الحدیث عالم اپنی ٹرن میں ثابت کرتے رہے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔ مرزائی ثابت کرتے رہے کہ نبوت آپ ختم نہیں ہوئی بحث کے دوران فریقین ایک دوسرے کو دلائل دیتے رہے، مرزائی مناظر عزیز الرحمن کو پیاس لگی تو وہ کھڑا ہو کر بائیں ہاتھ سے پانی پینے لگا حافظ عبدالقادرؒ نے اسے کہا کہ یہ سنت رسول ﷺ کے خلاف ہے مولانا محمد صدیق اور حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری بیک زبان بول اٹھے اگر یہ نبی کو مانتے تو سنت کا احترام کرتے مرزائی مناظر عزیز نے ایک کتاب سامنے رکھ کر کہا اگر حوالہ غلط ہو تو گدھے کے پیشاب سے داڑھی منڈھوا دینا

مزید برآں کرسی پر بیٹھے اپنے باپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوبارہ کہا اگر حوالہ غلط ہو تو میں حرام کا ہوں اس نے یہ اس لیے کہا تاکہ الحدیث مناظر اس کا جواب نہ دے سکے اور مناظرہ پر غلبہ حاصل کر لوں، مرزائی نے وہ روایت اس طرح بیان کی: "حضرت محمد (ﷺ)

فرماتے ہیں کہ میرے چچا عباس میرے بعد تمہارے (قریش) میں نبوت بھی جاری رہے گی اور جب خلافت ہوگی تو وہ بھی تمہارے میں ہی ہوگی۔ میرے بعد نبوت بھی قریشوں کی اور خلافت بھی قریشوں کی'' وہ اس روایت سے ثابت کرنا چاہتا تھا کہ نبوت جاری رہے گی۔

مفتی محمد صدیق حدیث کے ماہر تھے اور مفہوم کو بخوبی سمجھتے تھے انہوں نے حافظ عبدالقادر روپڑیؒ سے کہا آپ کتابیں مانگیں حافظ محمد ابراہیم نے کہا کہ چھوڑیں یہ ایسے ہی چبلیں مارتے رہتے ہیں اتنے میں ٹرن گزر گئی مولانا محمد صدیق کو اس قدر یقین تھا انہوں نے کہا اس وقت تک گفتگو نہیں کرنی جب تک کتاب نہ دیں گے۔ چنانچہ حافظ عبدالقادرؒ نے کتاب مانگی مرزائی انکار کرتا رہا 5 منٹ گزر گئے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے کہا میں اس وقت تک کھڑے نہیں ہونے دوں گا جب تک کتاب نہ دیں گے، ملک عطا محمد نے کہا مولوی صاحب آپ وقت ضائع کر رہے ہیں آپ سے جو اہلحدیث علماء کتاب مانگتے ہیں تو دے دو، کہنے لگا کہ ہماری یہ کتاب بڑی نایاب ہے اور انہوں نے پھاڑ دینی ہے ملک عطا محمد فرو کہ کہنے لگے کہ کتاب کی قیمت کیا ہے اس نے کہا 300 روپے ہے۔ ملک صاحب نے اپنی جیب میں سے تین صد نکال کر کہا جو ساتواں شخص کرسی پر بیٹھا ہے اسے پکڑا دے اگر یہ تمہاری کتاب کا ایک ورق بھی پھاڑیں تو کتاب بھی تیری اور 300 روپے بھی تمہارا، اس نے مجبور ہو کر کتاب دے دی۔

مفتی محمد صدیقؒ نے وہی روایت پڑھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' چچا اللہ تعالیٰ نے نبو ہاشم پر کتنا بڑا احسان کیا کہ میری وجہ سے نبوت بھی آپ کے گھر کی اور میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد خلافت بھی قریشوں کی، اہل قریش کو اللہ نے کتنی شان دی'' مفتی صاحب کہنے لگے کہ تم نے روایت کا معنی غلط کیا اور کس قدر جھوٹ سے کام لیا

برادرم حافظ محمد دین نے فرمایا مرزائی مناظر اسکا جواب نہ دے سکا، عوام نے مرزائی مناظر کو طرح طرح کے القاب سے نوازا۔

مفتی محمد صدیق کا بے لوث جذبہ:

راقم الحروف (عطا محمد جنجوعہ) گورنمنٹ کالج سرگودھا میں 70-1968 کے دوران پڑھتا رہا۔ مستقل طور پر نزدیکی مسجد 19 بلاک میں حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری کی اقتداء میں خطبہ جمعہ پڑھتا رہا۔ البتہ جامعہ علمیہ میں منعقدہ علمی تقریبات میں باقاعدگی سے شرکت کرتا رہا۔ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ، مولانا یحییٰ شرقپوریؒ، حافظ محمد عبداللہ شیخوپوریؒ اور حافظ زبیر احمد ظہیر کے فصیح و بلیغ خطبات پہلی دفعہ جامعہ میں سننے کا اتفاق ہوا۔

مسجد اہلحدیث کوٹ بھائی خان کے متولی حکیم احمد دین بن برہان الدین نے کاروباری مصروفیات کی بناء پر بچوں کو پڑھانے سے معذوری ظاہر کی اور جماعت کو اجازت دی کہ ہم بچوں کی تدریس کے لیے کسی قاری کا انتظام کر لیں تو اس وقت راقم کا مفتی جی سے باقاعدہ ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا اور آپ نے ہماری رہنمائی کی۔

کوٹ بھائی خان میں دفاع صحابہؓ کے موضوع پر اہل سنت مکاتب فکر کا مشترکہ اجلاس کا اہتمام ہوتا تھا۔ بریلوی جماعت نے علیحدہ جلسہ شروع کیا اور اہلحدیثوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا تو برادرم حافظ محمد دین کے مشورہ سے کوٹ بھائی خان میں سالانہ جلسہ کا آغاز ہوا، مقامی طور پر کئی مسائل پیدا ہوئے اپنی دکھی کہانی مفتی جی کو سناتے علمی مسئلہ ہوتا تو خود حل کرتے اور اگر کوئی قانونی مسئلہ ہوتا تو اپنے بھائی مولانا دین محمد یا میاں عبدالغفار آزاد کو کہہ کر حل کرا دیتے۔ کوٹ بھائی خان میں منعقدہ جلسوں کی صدارت کے لیے ہمیشہ مفتی محمد صدیق کو دعوت دی گئی۔ میں نے پہلی دفعہ ان کو ہدیہ پیش کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ حافظ محمد دین کے قافلہ کے ساتھ بس پر آیا ہوں اور انہی کے ساتھ واپس چلا جاؤں گا آپ بیرونی علماء کی خدمت ضرور کریں

17 اپریل 1987ء کو کوٹ بھائی خان میں جلسہ کی تاریخ تھی 23 مارچ کو لاہور میں دھماکہ ہوا مفتی جی سے مشورہ کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جلسہ ضرور کرواؤ کہ اغیار یہ نہ کہیں کہ اہلحدیث دب گئے ہیں، جلسے کے دوران کسی سامع نے نعرہ لگایا'' علامہ تیرے مشن پر جان بھی قربان ہے'' مفتی جی نے فوراً مائیک پر اصلاح فرمائی کہ علامہ کا مشن نہیں محمد عربی ﷺ کا مشن ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مفتی محمد صدیق کی قبر کو منور فرمائے، جنہوں نے سرگودھا کی قدیم جماعت سے تنظیمی رابطہ رکھا اور برادرم حافظ محمد دین کی تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ جب فوت ہوئے تو ہماری جماعت کے کثیر احباب نے جنازہ میں بھرپور شرکت کی۔

مفتی جماعت کے شاگرد:

حافظ محمد دین کے علاوہ مفتی محمد صدیق کے کئی شاگرد ہیں، چند کے نام قابل ذکر ہیں۔ مولانا محمد طفیل چک نمبر ۹۰ شمالی کی مسجد میں خطیب ہیں طلباء و طالبات کے مدرسہ کے مہتمم ہیں۔ پروفیسر عبدالستار بھٹی نے مولانا سے حدیث پڑھی اسلام آباد میں پروفیسر ہیں مولوی انور آف چک ۲۹ سرگودھا کے کسی دفتر میں ملازم تھے انہوں نے بھی حدیث انہی سے

پڑھی اور بڑے خوش طبع انسان تھے۔ مولانا طیب شاہین ائیر فورس میں ملازم تھے کچھ وقت نکال کر استاد جی کے پاس پڑھتے علمی لحاظ سے معروف تھے۔

مولانا عبدالحی جامعہ الاثریہ میں نائب مہتمم ہیں، ڈاکٹر ادریس بھی آپ کے پاس پڑھتے تھے، ڈاکٹر صاحب کا نکاح عبدالرحمن ہاشمی کی بیٹی فرحت ہاشمی سے مفتی جی نے پڑھایا۔ عبداللطیف تبسم لاہور حافظ محمد خان حنفی تھے جامعہ میں پڑھتے رہے اور اہلحدیث ہو گئے۔ عبدالرحمن پڑھائی میں کمزور تھا، مفتی جی کی ایک خوبی یہ تھی کہ بچے کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے اس کو حتی المقدور دینی تعلیم دیتے اور اسے کہنہ مشق کاتب کے ہاں سے کتابت کی مشق کرواتے اور آج کل اسکے بیٹے کا لاہور میں پریس ہے۔ مولوی محمد بشیر آف بلاک نمبر ۲۵ اور شہر کے کئی احباب آپ کے شاگرد ہیں، شہر کے جماعتی احباب آپ کی بے حد عزت کرتے تھے اور باہمی مشوروں میں آپ کی رائے کو اہمیت دیتے تھے۔

<u>حافظ محدث روپڑیؒ کی غزنوی خاندان سے محبت:</u>

حافظ محمد دین تنظیمی اختلاف کی بناء پر نوجوان علماء کے شدت آمیز رویہ پر مغموم ہو جاتے۔ ایک دفعہ انہوں نے اسلاف کے حسن اخلاق اور باہمی الفت کا واقعہ سنایا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تاسیس طالب علمی کے زمانہ میں ہوئی۔ سید داؤد غزنوی اس کے امیر اور مولانا محمد اسماعیل سلفی اس کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ مرکزی جمعیت کے دستور میں درج تھا کہ کثرت رائے سے کسی کو محدود وقت کے لیے امیر کا چناؤ کرنا اور برطرف کرنا روپڑی علماء کا موقف تھا کہ یہ شق شرعی نقطہ نظر سے صحیح نہیں ان کا موقف تھا کہ اصحاب شوریٰ کی ایک جماعت ہونی چاہیے جس میں شعور اور عقل ہو وہ امیر کا انتخاب کرے۔ جب تک امیر میں کوئی غیر شرعی بات پیدا نہ ہو جائے تو وہ تاحیات جماعت کا امیر ہو گا۔

حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ نے شرعی عذر کی بناء پر سید داؤد غزنوی کی تشکیل کردہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں شامل تو نہ ہوئے لیکن ان کا احترام دل میں کس قدر تھا آپ سن کر حیران ہوں گے، حافظ عبدالرحمن مدنی کے والد حافظ محمد حسین روپڑی صرف ونحو منطق کے ماہر تھے اور مناظر بھی تھے۔ شیخ الحدیث محمد عبداللہ آف گوجرانوالہ کے آبائی گاؤں ۱۶ چک بھلوال سورۃ فاتحہ کے موضوع پر مناظرہ تھا۔ انبالہ اسٹیشن سے ہم کتابیں سر پر رکھ کر چک میں گئے، حافظ محمد حسین روپڑی دمہ کے مریض ہونے کے باوجود ہمارے ساتھ پیدل چل کر گئے، انہوں نے کامیاب مناظرہ کیا۔ جب بیماری نے شدت اختیار کر لی تو اپنے بھائی حافظ محمد عبداللہ کو وصیت فرمائی کہ حافظ جی میں دنیا سے جانے لگا ہوں میرے بعد میرے بچوں حافظ عبدالرحمن، حافظ عبدالحفیظ، حافظ عبدالحمید، حافظ عبداللہ کو خود تعلیم دینا۔ اگر آپ کی زندگی وفا نہ کرے تو پھر میرے بچوں کو حافظ احمد کمی والے سے تعلیم دلوانا، اگر کوئی سلفی استاد نہ ملے تو میرے بچے غیر سلفی تعلیم سے ویسے ہی بہتر ہیں۔ حافظ محمد حسین خالق حقیقی سے جا ملے تو ان کے برادر حافظ عبداللہ محدث روپڑی مسجد قدس چوک دالگراں میں تھے، لوگ تعزیت کر رہے تھے، حافظ جی غمگین بیٹھے رہے۔ 12 جنوری 1962ء میں ان کا چہیتا شاگرد اور داماد حافظ محمد اسماعیل روپڑی فوت ہو گئے جنازہ پڑھا، لوگ تعزیت کر رہے تھے وہ پھر بھی صبر ورضا سے خاموش رہے، جس دن سید داؤد غزنوی فوت ہوئے میں (حافظ محمد دین تلمیذ مفتی محمد صدیق) حلفاً کہتا ہوں کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ رہی ہیں۔ داڑھی سے آنسو نکل کر آپ کا دامن تر کر چکے ہیں کہ آج میرے استاد سید عبدالجبار غزنوی کا فرزند ارجمند چشم وچراغ اور غزنوی خاندان کا سورج غروب ہو گیا ہے۔ یہ ایک محبت وعقیدت تھی آج ہم نے تنظیمی اختلاف کی بناء پر دوسرے علماء کی غیبت کرنے کو گناہ نہیں سمجھتے، خواہ دوسری تنظیم کا عالم شیخ الحدیث ہی کیوں نہ ہو اللہ ہم کو اس بیماری سے محفوظ رکھے۔ عرض کیا حافظ جی! آپ نے روپڑی خاندان سے بالواسطہ یا بلا واسطہ روحانی علم حاصل کیا لیکن آپ نے ان کی جماعت کی بجائے جمعیت اہلحدیث پاکستان میں کیوں شمولیت کی؟ برادرم حافظ محمد دین نے اظہار خیال کیا کہ جس وقت مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر مولانا معین الدین لکھویؒ اور ناظم اعلیٰ فضل حق تھے اس وقت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے متوازی جمعیت اہلحدیث قائم کی۔ محترم حافظ عبدالقادر روپڑی اس کے تاسیس اجلاس میں شریک ہوئے، حافظ جی نے مفتی محمد صدیق کی طرف سے بھی رکنیت فارم پُر کر دیا اس وقت میرے استاد مفتی جی جمعیت اہلحدیث میں شامل ہو گئے کچھ عرصہ بعد حافظ عبدالقادر روپڑی نے علیحدگی اختیار کر لی لیکن میرے استاد جی نے کہا جب تک اس میں کوئی شرعی نقص نظر نہ آئے گا میں نہیں چھوڑوں گا اس لیے استاد جی جمعیت میں شامل ہو گئے چونکہ میں ان کا شاگرد تھا اس لیے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی جمعیت میں شامل ہو گیا۔ مولانا سعید احمد چنیوٹی، مولانا محمد دین کے ہمراہ لارنس روڈ لاہور منعقدہ اجلاس میں شرکت کرتے رہے، میں اسطرح جمعیت اہلحدیث میں شامل ہوا اسکے باوجود روپڑی خاندان کا احترام کرتا ہوں انکو روحانی باپ سمجھتا ہوں۔"

(جاری ہے)

فاتح قادسیہ سعد بن ابی وقاصؓ

مولانا محمد اسحاق حقانی........مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

حضرت سعد بن مالک ابی وقاصؓ اسلام کے ان جانثار ساتھیوں میں سے ہیں جو ابتدائے اسلام میں حلقہ بگوش ہوئے۔ یہ آپ ﷺ کے ننھیال خاندان ابوزھرہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان کو آپ ماموں کہہ کر پکارتے تھے اور کہتے کہ یہ میرے ماموں ہیں۔ اگر کسی کے پاس ایسا ماموں ہے تو پیش کرے۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ تک میں اسلام کا تہائی حصہ رہا جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اسی دن ان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ان کی والدہ کو جب پتا چلا کہ آبائی دین کو چھوڑ کر اس نے نیا دین قبول کرلیا ہے تو کہنے لگی کہ سعد اس کو چھوڑ دے ورنہ میں بھوک ہڑتال کرتی ہوئی مرجاؤں گی اور لوگ تجھے ماں کا قاتل کا طعنہ دیں گے۔ حضرت سعدؓ نے جب اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خود ہی جب بھوک لگے گی کھانا کھالے گی۔ جب دھوپ نے ستایا تو سایہ میں ہوجائے گی آکر ماں کو کہا امی اس دین کی خاطر اگر تیری سو جان بھی ہوتی تو میں قربان کردوں، چپکے چپکے باہر جاکر عبادت کرتے، ایک بار عبادت میں مشغول تھے کہ کچھ قریش ادھر آنکلے۔ ان کے نئے طریقہ عبادت کو دیکھ کر طعنہ زنی کرنے لگے ان کو غصہ آیا اونٹ کی ہڈی پکڑ کر ایک کے سر پردے ماری خون کا فوارہ نکلا تو دوسرے بھاگ نکلے۔ یہ اسلام میں پہلا خون بہانے والے تھے

جنگ احد:

جنگ احد میں مسلمانوں کے درہ چھوڑنے کی وجہ سے کفار نے مال غنیمت اکٹھا کرتے مسلمانوں پر پیچھے سے اچانک حملہ کردیا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا مگر حضرت سعدؓ ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور آپ ﷺ کے دفاع میں تیر پھینکنے لگے آپ ﷺ خود سعد کو ترکش سے تیر نکال کر دیتے اور فرماتے کہ سعد تیر اندازی کرو۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ زبان نبوت سے یہ سعادت صرف سعدؓ اور زبیر بن عوامؓ کے حصہ میں آئی۔ اس کی برکت سے ان کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا بلکہ اپنے نشانہ پر لگتا تھا۔ ایک مشرک کو دیکھا کہ شیخی بگھار رہا ہے کہ کوئی میرے مقابلے پر آئے تو حضرت سعدؓ نے ایسا تاک کر نشانہ لگایا کہ بے پردہ ہوکر گرا اور پیشاب نکل گیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنسی آگئی کہ کس طرح شیخی بگھار رہا تھا مگر ایک تیر بھی برداشت نہ کرپایا۔

حضرت سعدؓ نے آپ ﷺ کی حفاظت کا حق ادا کردیا کہ کسی کافر کو آپ ﷺ پر حملہ کی جرأت نہ ہوئی اور کوئی آپ ﷺ کے قریب نہ پھٹک سکا آپ ﷺ کے ساتھ انتہائی محبت تھی، آپ ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ گئے تو منافقین اور یہود کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی حفاظتی مقرر کریں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے اظہار کررہے تھے کہ باہر ہتھیاروں کی جھنکار سنی دیکھا تو حضرت سعدؓ ہتھیار بند ہوکر کھڑے ہیں۔ حضرت سعدؓ کے لیے آپ ﷺ نے قبولیت دعا کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جو قبول ہوئی۔ جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کا اختلاف ہوا تو ایک آدمی نے حضرت علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے شروع کیے تو حضرت سعدؓ نے ان کو منع کیا کہ ان کے بارے میں زبان درازی نہ کرو وہ نہ رکا تو انہوں نے دو رکعت نماز ادا کرکے اس کے لیے بددعا کی تو دیکھا کہ ایک بختی اونٹ مجمع کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور اس شخص کی گردن کو منہ میں دبا کر سینے کے ساتھ اس کو کچل ڈالا لوگ کہنے لگے کہ اس کو حضرت سعدؓ کی بددعا لگ گئی۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو کوفہ والوں نے اپنی عادات کے مطابق ان پر اعتراضات کیے۔

ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ یہ نماز صحیح نہیں پڑھاتا تو جب حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں سنت کے مطابق پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو مختصر تو انہوں نے کہا کہ اے ابواسحاق تیرے بارے میں یہی خیال تھا پھر انہوں نے تحقیق کے لیے آدمی بھیجے انہوں نے مختلف مساجد میں جاکر پتہ کیا کسی نے بھی ان پر اعتراض نہ کیا صرف ایک آدمی ابوسعدہ کہنے لگا یہ فیصلہ عدل سے نہیں کرتے، مال غنیمت کی تقسیم درست نہیں کرتے، جنگ میں شریک نہیں ہوتے تو حضرت سعدؓ نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ آدمی جھوٹا ہے اور یہ باتیں دکھلاوے اور مخالفت کی بناء پر کررہا ہے تو اس کو لمبی عمر عطا کر فقر و فاقہ میں مبتلا کر اور فتنہ سے دوچار کر

عبدالمالک بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا کہ کوفہ کی گلیوں میں اندھا ہوکر مانگتا پھرتا اور ٹھوکریں کھاتا، راہ چلتی عورتوں سے ٹکراتا، جب اس سے پوچھا جاتا کہ تیری یہ حالت کیسے ہوئی تو کہتا کہ سعدؓ کی

بددعا لگ گئی۔ حضرت سعدؓ حجۃ الوداع کے موقعہ پر بیمار ہوجاتے ہیں آپ ﷺ تیمارداری کے لیے تشریف لاتے ہیں تو عرض کرتے ہیں کہ میرے پاس کافی مال و دولت ہے مگر میری صرف ایک بیٹی وارث ہے اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اپنا سارا مال صدقہ کردوں فرمایا نہیں۔ کہا کہ آدھا فرمایا نہیں کہا تہائی فرمایا ہاں تہائی مگر تہائی بھی زیادہ ہے تو اپنے بعد اپنے وارثوں کو فقیر مانگنے والے چھوڑنے سے بہتر ہے تو ان کو مال دار چھوڑے۔

حضرت سعدؓ عرض کرتے ہیں کہ اگر میری مکہ میں وفات ہوگئی تو کہیں میں ہجرت کے ثواب سے محروم نہ رہ جاؤں فرمایا نہیں تیری موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیری زندگی سے کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ کو نقصان نہ ہوگا۔ فرمایا اللہ سعدؓ کو شفا دے، حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعا سے مجھے یقین ہوگیا کہ اب یہاں میری موت نہیں ہوگی بلکہ میرے بہت سے بال بچے ہوں گے جو میرے وارث بنیں گے، واقع ایسا ہی ہوا۔

حضرت عمرؓ:

حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں ایرانیوں نے عراق پر قابض ہونے کے بعد عرب پر حملے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ کے سامنے یہ معاملہ رکھا تو اسلامی فوج کی کمان کے لیے حضرت سعدؓ کا انتخاب ہوا۔ وہ اسلامی فوج کو لے کر ان کے مقابلہ کے لیے مقام قادسیہ پہنچے وہاں جاکر ان کو موسم کی تبدیلی سے پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں یہاں تک کہ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ سیدھے لیٹ نہ سکتے، مگر اس حالت میں اونچی جگہ بستر لگا کر الٹے لیٹ کر لشکر کی نگرانی کرتے۔ کمان خالد بن عرفطہ کے سپرد کی کئی دن تک گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔ وہاں ان کی بیوی جو پہلے مثنی بن حارثہ کے نکاح میں تھی اور وہ شام میں شہید ہوگئے اس معرکہ کو دیکھ کر اس کو مثنی کی شجاعت یاد آگئی کہنے لگی کہ وا مثنی حضرت سعدؓ کو غصہ آیا اور اس کو ایک طمانچہ رسید کردیا کہا کہ تو دیکھتی نہیں کہ اگر میں چلنے پھرنے کے قابل ہوتا تو ایسے لیٹتا۔ کہنے لگی ایک طرف غیرت اور پھر بزدلی ابو محجن کو حضرت سعدؓ نے شراب نوشی کے الزام میں اپنے خیمہ میں قید کردیا تھا، وہ بھی جنگ کا منظر دیکھ رہا تھا کہنے لگا کہ میں یہاں جکڑا ہوا ہوں پیروں میں بیڑیاں ہیں چل بھی نہیں سکتا اور راستہ بھی بند ہے پھر اس نے حضرت سعد کی ام ولد زبراء سے بات کی کہ تو مجھے کھول دے اور میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میں معرکہ میں شہید نہ ہوا تو آکر یہاں پھر بیڑیاں پہن لوں گا اس نے رہا کردیا جاکر دشمن سے لڑنا شروع کردیا۔ حضرت سعدؓ اونچی جگہ سے دیکھ رہے تھے کہ گھوڑا میرا ہے مگر سوار کون ہے؟ جب معرکہ ختم ہوا تو اس نے واپس پہنچ کر بیڑیاں اپنے پاؤں میں ڈال لیں، ادھر سعد نیچے آئے تو دیکھا کہ گھوڑا پسینے سے تر ہے، زبراء ام ولد سے پوچھا تو اس نے سارا ماجرا سنایا تو انہوں نے کہا اس کو رہا کردو۔ قادسیہ سے واپسی پر حضرت عمرؓ کے مشورہ سے کوفہ شہر میں مسجد کی بنیاد رکھی۔ ۲۳ ہجری میں حضرت عمرؓ پر جب ابولؤلؤ مجوسی نے حملہ کیا اور شدید زخمی ہوئے تو انہوں نے خلیفہ کی تقرری کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جسکے حضرت سعدؓ بھی رکن تھے جس کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کی خلافت کا معاملہ خوش اسلوبی سے قرار پایا اور ان کے دور حکومت میں بھی کوفہ کے امیر رہے بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ اختلاف کی بناء پر ان کو مدینہ بلایا گیا اس کے بعد انہوں نے مدینہ سے باہر رہائش اختیار کرلی اور شہادت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے اختلاف سے الگ تھلگ رہے۔

۵۴ ہجری میں حضرت سعدؓ اپنے گھر میں مقام عقیق میں مرض الموت میں مبتلا ہوئے، سر بیٹے کی گود میں تھا بیٹا رونے لگا فرمایا بیٹا نہ رو کیونکہ میں نے زبان نبوت سے اپنے لیے جنت کی بشارت سنی تھی اور سامنے الماری کی طرف اشارہ کیا وہاں ایک پرانی چادر پڑی تھی فرمایا اس میں مجھے دفنانا۔ یہ غزوہ بدر میں میرے جسم پر تھی، جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر اپنی رحمت کی نظر کرکے فرمایا جو چاہو کرو میں نے تم کو معاف کردیا۔ ۸۰ سال کی عمر میں یہ بطل حریت دنیا فانی سے منہ پھیر کر ابدی مقام کی طرف روانہ ہوگیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کے قتل کو 25 برس گزر گئے

مگر خلاء پُر نہیں ہوسکا۔ مولانا ثناء اللہ بھٹی

شیخوپورہ 30 مارچ 1987ء کو اسلام، پاکستان اور مسلمان دشمن قوتوں نے عالم اسلام کی عظیم متاع امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر کو شہید کرکے جو خلاء پیدا کیا تھا وہ آج 25 برس گزرنے کے باوجود بھی پورا نہیں ہوسکا جب تک علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کے قاتلوں کو بے نقاب کرکے ان کو قرار واقعی سزا نہیں دیتی اس وقت تک ملک کے اندر حقیقی امن و سکون قائم نہیں ہوسکتا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے پاکستان میں اسلام کی بالادستی اور ناموس صحابہ کرامؓ کے تحفظ کے لیے جو انتھک کردار ادا کیا وہ آج موجودہ علمائے دین اور اسلامی معاشرے کے لیے مشعل راہ ہے انہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ، تحریک بنگلہ دیش نامنظور، تحریک ختم نبوت، تحریک بحالی جمہوریت (ایم آر ڈی) میں اپنا کلیدی کردار ادا کرکے پاکستان میں اہلحدیث کی سیاسی و افرادی قوت کو منوایا۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت اہلحدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا ثناء اللہ بھٹی نے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کے 25 ویں یوم شہادت کے سلسلہ میں انکو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے منعقدہ سیمینار سے خطاب میں کیا۔

اسلامی آئین یا پاکستانی آئین

(محمد احسان الحق شاہ ہاشمی یاروخیل میانوالی)

اگر یون صدی پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ'' کی صدائیں کانوں میں گونجتی محسوس ہوتی ہیں۔ ہمارے اکابر نے آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی خاطر ''پاکستان'' کا مطالبہ کیا تھا۔ اس جدو جہد میں جانیں قربان کرنے والے ''شہید'' کہلائے۔ بالآخر جذبۂ جنوں کے تحت جدو جہد آزادی کے علمبرداروں کی کاوشیں اور اس راہ کے شہیدوں کا خون رنگ لایا اور اللہ نے ہمیں ایک عظیم خطہ عطا فرما دیا۔

1973ء کے آئین کی منظوری اس وقت کی حکومت کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ وطنِ عزیز کے مسودۂ آئین میں واضح مرقوم ہے کہ اگر قانون کی کوئی بھی شق قرآن وسنت سے متصادم ہوئی تو اسے منسوخ سمجھا جائے گا۔ (ملخصاً) اس شق کی رو سے ہمارا ملکی آئین دراصل اسلامی آئین ہی ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن وحدیث سے متصادم ہر شق خود بخود منسوخ ہو چکی ہے۔ زمان ومکاں کے اعتبار سے بعض جزئیات کی توضیح شورائی نظام کے تحت عمل میں لانے کے لئے مسودہ تیار کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی ورنہ ہمارا آئین تو چودہ سو سال قبل اللہ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی معرفت ہمیں دے دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر قانون سازی کا کام لوگوں کے سپرد کر دیا گیا تو جتنے ذہن ہوں گے اتنے ہی قانون تشکیل پا جائیں گے اور پھر اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ (ہر الہ اپنی مخلوق کو لے کر نکل پڑتا) کے مصداق ہر شخص اپنے خودساختہ آئین کے نفاذ کی کوشش کرتا اور یوں وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (اور ان میں سے بعض بعض پر حملہ آور ہوتے) کی صورت میں دنیا مسلسل خانہ جنگی کا شکار رہتی۔

لیکن افسوس ہم عملاً آئین کی پاسداری نہ کر سکے، آئین اربابِ اقتدار اور چڑھتے سورج کے پجاریوں کی دست برد کا شکار رہا۔ ہر شخص اپنے تحفظ کی خاطر آئین کی خلاف اسلام شقوں کا سہارا لیتا رہا اور یہ سوچا تک نہیں کہ بحیثیت مسلمان میں کس طرح اللہ کے آئین کی دھجیاں اڑا رہا ہوں

اللہ کی نظر میں کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر نہیں، اگر ایسا ہوتا تو حضرت آدم علیہ السلام کو جنت بدر نہ کیا جاتا۔ فاطمہ مخزومی چوری کے جرم میں، نبی ﷺ کی عدالت میں لائی گئی، جب تمام شواہد پایہ ثبوت کو پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا فیصلہ سنا دیا، مخزومی اس پر بہت سٹپٹائے کہ اس طرح تو ہماری ناک کٹ جائے گی۔ کافی سوچ بچار کے بعد انہوں نے سوچا کہ آپ ﷺ کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بہت پیار ہے کیوں نہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ذریعہ سفارش کرائی جائے۔ چنانچہ حضرت اسامہ بن زید کو آمادہ کر لیا گیا جب حضرت اسامہؓ نے نبی ﷺ سے مخزومی عورت کی سفارش کے متعلق بات کی تو حضرت اسامہؓ کی بات سنتے ہی چہرۂ نبوت متغیر ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اَتَشْفَعُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ کیا تو اللہ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے، سن لے یہ تو قبیلہ مخزوم کی فاطمہ ہے لَوْ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا۔

غزوۂ بدر کے موقع پر آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کی جنگ کے لیے صفیں درست فرما رہے تھے کہ صف سے آگے نکلے ہوئے آدمی کو آپ ﷺ نے چھڑی سے درست کیا تو اس نے انتقام لینے کا دعویٰ کیا تو آپؐ نے اپنا جسم اطہر اس کے آگے کر دیا تو اس نے کہا آپ نے ننگے جسم پر چھڑی ماری تھی تو آپ ﷺ نے اپنا کرتا ہٹا دیا تو وہ صحابی آگے بڑھا اور آپ کے جسم سے چمٹ کر بوسے کرنے لگا اور کہنے لگا میں نے سوچا ہو سکتا ہے کہ اس جنگ میں شہید ہو جاؤں تو دوبارہ یہ موقع نہ ملے۔ آپ ﷺ نے سب لوگوں پر ثابت کر دیا کہ اسلامی آئین میں کسی کو بھی بدلہ دینے سے استثنیٰ نہیں ہوتا۔

جس طرح نبی ﷺ سے خطاب کا مقصد اصلاح امت ہے اسی طرح امہات المومنین سے خطاب کا مقصد ان کی روحانی اولاد (امت) کو سمجھانا ہے۔ اللہ نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی نے بدکاری کا ارتکاب کیا تو اسے دگنی سزا دی جائے گی (الاحزاب) اس سے ثابت ہوا کہ جو جس قدر اونچے مقام پر فائز ہوتے ہوئے قانون کی گرفت میں آ جائے تو وہ اتنی ہی بڑی سزا کا مستحق قرار پائے گا لیکن ہمارے یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ یہاں تو جیلوں میں بھی درجات (Categaories) مقرر ہیں۔ نبی ﷺ کے سگے چچا، حضرت عباس (قبل از قبولِ اسلام) جنگی قیدی بن کر آئے۔ دیگر قیدیوں کی طرح ان کی

مشکلیں سختی سے بندھی ہوئی تھیں، سب لوگ تکلیف سے کراہ رہے تھے۔

ایک صحابیؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رشتہ داری کے پیشِ نظر حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کر دیں جس پر انہیں آرام ملا اور نیند آ گئی، نبی اکرم ﷺ اٹھ بیٹھے اور فرمایا میرے چچا عباس کی آواز کیوں بند ہو گئی ہے جب آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی گئی تھیں اور وہ آرام پا کر سو گئے ہیں تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے لال سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ گویا ہوئے کہ" اتنی بڑی ناانصافی یا تو سب قیدیوں کی رسیاں اسی ڈھیلی کر دی جائیں یا میرے چچا کی رسیاں بھی باقی قیدیوں کی طرح کس دی جائیں۔"

ایک یہودی نے بے رونق راستے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے اللہ کی شان میں نازیبا الفاظ کہہ ڈالے۔ نبی ﷺ کے یار غار سے برداشت نہ ہو سکا، انہوں نے اس کے منہ پہ ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ یہودی نے عدالتِ محمدی میں پیش ہو کر انصاف کی درخواست دائر کر دی۔ نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر یہ نہیں فرمایا کہ ابوبکر تو قانون سے بالاتر شخصیت ہے بلکہ فوراً ابوبکر صدیقؓ کو طلب فرمایا اور تفتیش شروع کر دی۔ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ حضور (ﷺ) اس نے اللہ کی شان میں گستاخی کی اور میں برداشت نہ کر سکا۔ یہودی بولا نہیں میں تو اللہ کو مانتا ہوں میں بھلا کیونکر اللہ کی شان میں گستاخی کر سکتا ہوں؟، اگر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سچا ہے تو گواہ پیش کرے، یہ سن کر جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر گواہ پیش کرو، حضرت ابوبکرؓ عرض پرداز ہوئے کہ حضور اس وقت گلی سنسان تھی۔ وہاں ایک میں تھا اور ایک یہ، تیسرا کوئی انسان وہاں موجود ہی نہیں تھا، اس لئے موقع کا گواہ تو کوئی نہیں ہے (شاید آج کا کوئی بندہ ہوتا تو ایک کیا بیسیوں جھوٹے گواہ پیش کر دیتا) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر پھر تھپڑ کھانے کے لئے تیار ہو جاؤ، ابھی انتقام لیا ہی جانے لگا تھا کہ عرش کے مالک نے قیامت کی دیواروں تک یاد رکھی جانے والی گواہی نازل فرما کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاکیزہ چہرے کو اس لعین یہودی کے ناپاک ہاتھوں سے محفوظ فرما دیا۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج ان پاکیزہ ترین ہستیوں کے پاؤں کے جوتوں کی خاک تو کیا (ان کی سواریوں، گدھے، گھوڑے اور اونٹوں کے سموں پر پڑنے والی خاک) سے بھی کم تر لوگ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر اور مستثنیٰ کہہ کر نہ صرف خدائی قانون کی اور ان پاکیزہ نفوس کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے بنائے اور منظور کئے ہوئے آئینی مسودے کی بھی دھجیاں اڑا کر جگ ہنسائی کا نشانہ بنتے ہیں۔

مزے کی بات یہ کہ قانون کی اعلیٰ ڈگری کا حامل شخص کہتا ہے کہ صدر کو عدالت سے استثنیٰ حاصل ہے، کیا میں ان سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں اگر کائنات میں سے اللہ کے ہاں مقدس ترین بھی قانون سے بالاتر نہیں تو ہمارے حکام کس طرح بالاتر ہو سکتے ہیں؟ اور کیا لوگوں کے بنائے ہوئے آئینی مسودے کی ابتدائی شق (کہ اگر قانون کی کوئی بھی شق قرآن و سنت سے متصادم ہوئی تو اسے منسوخ سمجھا جائے گا) خود ہی صدر (یا کسی بھی شخص کی) قانون سے بالاتری اور استثنیٰ والی غیر اسلامی بلکہ اسلامی قانون سے متصادم شق کی ناسخ نہیں؟

عقلاً و نقلاً یہ ثابت شدہ بات ہے کہ قانونِ قدرت سے ماورا کوئی نہیں، آگ کی شدت گناہگار اور نیکوکار، ادنیٰ شخص اور اعلیٰ شخصیات محسوس کرتی ہیں، بلکہ اعلیٰ وارفع مقامات پہ براجمان لوگوں کو اس کی شدت وحدت زیادہ محسوس ہوتی ہے، چوٹ لگے تو تکلیف سب کو یکساں ہوتی ہے، خون سب کا بہہ نکلتا ہے۔ آج اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے، یا خود کو برتر سمجھتے اور منواتے ہوئے کوئی استثنیٰ کی باتیں شوق سے کرتا پھرے، ایک دن آنے والا ہے جب ان ارباب اقتدار کی حکومت عنقا ہو چکی ہو گی اور سارے قانون دان اور جان کی بازی لگا دینے کے دعویدار وزیر و مشیر تو کیا، یہ مداح، اور تکلیفوں کے ساتھ جننے اور پالنے والی ماں بھی پہچاننے سے انکار کر دے گی اور ہر بڑے سے بڑا بھی سب سے بڑے کی عدالت میں تنہا کھڑا ہو گا تب، (مریم) یہ رشتہ دار تو دور کی بات، اس کے اپنے اعضاء بھی اس کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ (سورۃ یٰسین) ☆......☆......☆

11 مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جامع مسجد اہلحدیث محلہ امرتسر کمالیہ میں

میاں محمد جمیل

کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان

ارشاد فرمائیں گے

(منجانب: انتظامیہ جامع مسجد ہذا)

مولانا حافظ محمد دین آف سرگودھا کا سانحہ ارتحال

مولانا حافظ محمد دین امیر جمعیت اہلحدیث ضلع سرگودھا طویل علالت کے باعث وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون. ان کی وفات کی خبر سنتے ہی ملک بھر سے جید علمائے کرام اور ضلع سرگودھا کے دور دراز کے علاقوں سے جماعتی احباب اور متعلقین چک 23 چوکی بھاگٹ پہنچنا شروع ہو گئے۔ حافظ صاحب نے چوکی بھاگٹ کے علاقہ میں عرصہ دراز تک دینی و تبلیغی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ضلع سرگودھا میں ان کی سالانہ کانفرنس پورے ضلع کی نمائندہ کانفرنس تھی جس میں جماعت کے جید علمائے کرام تشریف لاتے ،اسی طرح مولانا کی تبلیغی مساعی کا دائرہ کار پورے ضلع سرگودھا تک پھیلا ہوا تھا۔ مولانا کے جنازہ کے ہجوم سے ان کی جماعتی خدمات اور سوشل تعلقات کا اندازہ ہو رہا تھا، حافظ صاحب کے جنازہ میں ہر مکتبہ فکر اور طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے لوگ شریک ہوئے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان امیر پروفیسر ساجد میر، جماعت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی رہنما حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ محمد شریف، مولانا محمد یٰسین ظفر، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا عبدالرشید حجازی، مولانا زبیر علی زئی، مولانا حافظ مسعود عالم و دیگر سینکڑوں علمائے کرام نے شرکت کی۔

مسجد سے متصل پارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور علماء نے جنازہ سے قبل ان کی دینی و ملی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا اور آخر میں مغفرت و بلندی و درجات کی دعا کی۔ ادارہ مولانا کے صاحبزادے عزیز فاروق و دیگر بھائیوں کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(دعا گو: مولانا سعید احمد چنیوٹی فیصل آباد)

درس قرآن

مورخہ 11 مئی بعد از نماز عصر جامع مسجد توحید اہلحدیث گئوشالہ محمدی مسجد چیچہ وطنی میں میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ (منجانب: انتظامیہ مسجد ہذا)

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

10 کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل 10 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

☆ طلاق، قرآن وحدیث کی روشنی میں ☆ توبہ، معنی، حقیقت، فضیلت وشرائط ☆ پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز ☆ سلام اور مصافحہ کے فضائل و مسائل ☆ تعویذ گنڈا کی شرعی حیثیت ☆ فرض نماز کے بعد دعا ☆ میں اہلحدیث کیوں ہوا؟ ☆ بدعت کی حقیقت ☆ مسائل زکوٰۃ ☆ مسائل وفضائل رمضان المبارک

خواہش مند حضرات مبلغ 40 روپے کے ڈاک ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔ ادارہ ہذا کی طرف سے اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا گولڈن، فور کلر رنگین اور مدلل سیٹ صرف 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد و مراکز میں آویزاں کریں

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے اور لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ (ان شاء اللہ)

منجانب: محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

قائدین جماعت اہلحدیث کی اکابرین جماعت اسلامی سے ملاقات

مورخہ 2012-05-07 بروز سوموار جماعت اہل حدیث کے قائدین نے منصورہ میں امیر جماعت اسلامی سید منور حسن صاحب اوران کے رفقاء سے ملاقات کی ،طرفین سے درج ذیل قائدین نے ملاقات میں حصہ لیا۔

جماعت اہلحدیث

حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی حافظ عبدالوہاب روپڑی رابطہ سیکرٹری پروفیسر میاں عبدالمجید ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف حصاروی کراچی سینئر نائب امیر مولانا شکیل الرحمٰن ناصر سیکرٹری اطلاعات مولانا بشیر سلفی سرپرست لاہور

جماعت اسلامی: سید منور حسن امیر جماعت اسلامی پاکستان مولانا محمد اسلم سلیمی میاں مقصود احمد، جناب فرید احمد پراچہ

ملاقات انتہائی خوشگوار ماحول میں ہوئی،طرفین سے ایک دوسرے کے لیے انتہائی محبت کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔دینی جماعتوں کے ممکنہ اتحاد اور مجلس عمل کی بحالی آئندہ ملکی سیاست میں دونوں جماعتوں کے کردار پر گفتگو کی گئی۔قائدین جماعت اسلامی کی طرف سے وفود کے اعزاز میں پرتکلف مشروبات اور چائے کا اہتمام کیا گیا۔حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی نے جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن اوران کے رفقاء کو مرکزی دفتر جماعت اہلحدیث میں تشریف لانے کی دعوت دی۔

جسے اکابرین جماعت اسلامی نے خوش دلی سے قبول فرمایا اور جماعت اہلحدیث کے دفتر میں تشریف لانے کا وعدہ کیا۔یوں تقریباً ایک گھنٹے پرمحیط یہ ملاقات اختتام پذیر ہوئی،جماعت اسلامی کے وفد کے ارکان مہمانوں کو الوداع کہنے کے لیے صدر دروازہ تک تشریف لائے۔

بقیہ:اداریہ

قرآن وحدیث کسی فرقہ کی کتاب نہیں ہے اور ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ کوئی بہروپیا اہلحدیث مسجد یا مدرسہ میں زیادہ دیر اپنی اصلیت کو چھپا کر رہ نہیں سکتا۔اہلحدیث اپنے ائمہ،خطباء اور مدرسین کے معاملہ میں ایک تو محتاط بہت ہیں دوسرے اس جماعت کا عالم قرآن وحدیث کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکالے گا تو فی الفور اسے تدریس،امامت یا خطابت سے الگ کر دیا جائے گا۔مسلک اہلحدیث معجون مرکب کا نام نہیں ہے یہ خالصتاً کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اگر کوئی بہروپ بھر کر اس جماعت کی مسند ارشاد پر آ بھی جائے تو جب اپنے مشن کا آغاز کرے گا اور ایک مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف بیان کر دیا تو پھر اسے کونسی زمین پناہ دے گی اور کونسا آسمان اس پر چھت بنے گا؟اس جماعت کے اندر تو بڑے بڑے علماء سے اگر ایک مسئلہ کے اندر کوئی لچک پیدا ہو جائے تو ہمارے عوام ایسے عالم کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار نہیں ہوتے۔لہٰذا ہمفرے کے اعترافات اسلام کے خلاف اسکے بغض کا تسلسل تو ہوسکتا ہے اور اب آپ خود سمجھ جائیں کہ وہ جب اسلام کے خلاف اپنے بغض وعناد کا اظہار کرتا ہے تو اسے کونسی جماعت اسلام کی مظہر نظر آتی ہے۔

ہمفرے کا یہ اعتراف دلچسپی سے خالی نہیں کہ عوام سے رابطے کے سلسلے میں لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہنے کے عمل میں بڑھئی نے جب اسے اپنی جنسی خواہش کا شکار کیا اور اس نے اپنی رپورٹ میں حکومت برطانیہ کو اپنی یہ مظلومیت بھی لکھ بھیجی تو وزارت کی طرف سے اسے جواب ملا کہ ملکی سالمیت کے لیے اگر ان مراحل سے گزرنا پڑے تو بخوشی یہ کام کرو۔ہمفرے اگر اسی قسم کے اعترافات کرتا رہتا تو اعترافات قابل قبول تھے،اس نے جماعت حقہ اور مسلک حقہ کو برطانوی حکومت کی آنکھوں میں کھٹکتا تھا،اپنی تحریر کے نشانے پر رکھا ہے جو غیر مسلموں کے بعض زعماء کا مظہر اور تسلسل ہے،اعترافات کی آڑ میں وہ اپنا مشن تکمیل کرنا چاہتا تھا۔آخر میں ڈاکٹر صفدر محمود صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ انسان بالخصوص مسلمانوں کے لیے لباس کا تعین اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا ہے اور اسے اپنی نشانی قرار دیا ہے جو بغیر لباس کے ذی شعور رہتا ہے وہ اللہ کا نافرمان، بے حیاء، بے غیرت تو ہوسکتا ہے ولی اللہ نہیں بن سکتا۔خواب میں اگر کوئی کسی کو کبھی بالباس اور کبھی بے لباس رہنے کی تلقین کرے تو وہ شیطان ہوتا ہے ولی اللہ ہرگز نہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عقائد اور اعمال قرآن وسنت کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

جماعت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی قائد حافظ عبدالوہاب روپڑی کے خطبات جمعۃ المبارک کا شیڈول

11 مئی کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث چک:18 ضلع قصور

18 مئی کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث گھمن کلاں تھانہ سرائے مغل ضلع قصور

25 مئی کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث 40G.D رائے پور ضلع اوکاڑا

یکم جون کا خطبہ جمعہ مرکزی مسجد اہلحدیث رنگلہ ضلع گوجرانوالہ میں ارشاد فرمائیں گے۔ (نمائندہ خصوصی تنظیم اہلحدیث لاہور)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH

فون مدیر مسئول (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ: 6581025
تنظیم اہلحدیث (042)

C.P.L - 104

☆ خوشخبری ☆
جامعہ اہلحدیث لاہور کا
سعودی جامعات سے الحاق

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

☆ رئیس الجامعہ ☆
حافظ محمد جاوید روپڑی

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد اللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 25 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ ورئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ — تجدید تاسیس: 1949ء لاہور

شعبہ جات

جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔ 1۔ تحفیظ القرآن الکریم، 2۔ درس نظامی، 3۔ وفاق المدارس السلفیہ، 4۔ دار الافتاء، 5۔ تصنیف والتالیف 6۔ فن مناظرہ، 7۔ دعوت والارشاد، 8۔ کمپیوٹر لیب، 9۔ طب اور اسکے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے

جامعہ اہلحدیث سے کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف

ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات

جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 71 لاکھ 69 ہزار 756 روپے بنتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائنگ ہال تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اسلئے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

☆ ☆ ☆

ترسیل زر کا پتہ

اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور دفتر نمبر: 0423-7656730 موبائل: 0300-9476230